بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

جلد ۳۱ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۸ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ہجرت ۱۳۲۲ ہش - حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ اُم ناصر صاحبہ کو بخار کی شکایت ہے۔ نیز صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کو ٹائیفائڈ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

کل سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہال میں مولوی فاضل، منشی فاضل اور سنسکرت کا امتحان شروع ہوا جس میں ۲۳۰ امیدوار شامل ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے مولوی فاضل کے امتحان میں ۱۱ طالب علم شریک ہوئے۔ سپروائزر مسٹر محمد منور صاحب قریشی ایم۔ بی ہائی سکول بٹالہ ہیں۔

از دفتر الفضل قادیان ۸ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ

سکھوں اور ہندوؤں میں ایک بنیادی اختلاف

سکھ لٹریچر سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا کوئی شخص اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں کر سکتا کہ سکھ ازم کا ہندو ازم سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔ پہلے زمانہ کے ہندوؤں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ لیکن سیاسی حقوق کے حصول کی جدوجہد اور حکومت کے اداروں میں زیادہ سے زیادہ مضبوط پوزیشن حاصل کرنے کے جوش میں ہندوؤں نے جہاں اچھوتوں کی طرف نظر التفات کی وہاں سکھوں کی طرف بھی وہ متوجہ ہوئے اور بڑے زور سے ان کے ہندو ہونے کا پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا۔ اور یہ کہا گیا۔ کہ سکھ ہندوؤں سے الگ کسی مستقل حیثیت کے مالک نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ سکھوں میں کئی فرقے ہیں۔ مثلاً نام دھاری سہج دھاری اور کوکے وغیرہ۔ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے سکھوں کو اکالی سکھوں سے جو پنجاب میں دیگر سب فرقوں سے زیادہ اثر و رسوخ کے مالک ہیں۔ مخالفت ہے اور اس مخالفت کے جوش میں مقدم الذکر فرقوں نے ہندوؤں سے ساز باز اور میل ملاپ شروع کر دیا۔ اور سکھوں کو ہندوؤں کی ایک شاخ تسلیم کرنے لگے۔ یہ تحریک اندر ہی اندر زور پکڑتی رہی۔ اور سیٹھ برلا، سیٹھ ڈالمیا اور دیگر ہندو سرمایہ داروں کی مالی امداد اس تحریک کو برابر تقویت پہنچاتی رہی۔ آخر کوکے سکھوں کے مرکز بھینی صاحب ضلع لدھیانہ میں ایک شاندار کانفرنس منعقد ہوئی جس کا ذکر الفضل میں مفصل آ چکا ہے اس میں بڑے بڑے ہندو لیڈر اور مذکورہ بالا سیٹھ صاحبان بھی شریک ہوئے۔ اور اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرنے کے لئے مشورے اور منصوبے کئے گئے۔ اس کے بعد اب لائل پور میں جو ہندو کانفرنس منعقد ہوئی اس کی ایک بڑی غرض یہ بھی تھی۔ کہ ان سکھوں کو منظم کیا جائے۔ جو اپنے آپ کو ہندوؤں کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں چنانچہ اس کانفرنس میں اس خیال کے سکھوں کو کافی تعداد میں شامل کیا گیا۔ اور انہوں نے اس خیال کی حمایت میں تقریریں بھی کیں۔ اس کے علاوہ اس کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر سیٹھ کندن لال وج نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس امر پر خاص طور پر اظہار ناراضگی کیا۔ کہ پنجاب کے باہر کے صوبوں میں ایک فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو ہندو ظاہر کر کے ہندوؤں کو مرتد کر رہے ہیں۔ اور اس کا اشارہ ان تبلیغی سرگرمیوں کی طرف ہی تھا۔ جو اکالی پارٹی کی طرف سے صوبہ یو پی وغیرہ میں جاری ہیں۔ سکھوں کی اکالی پارٹی شروع سے ہی اس تحریک کی مخالف اور بڑی پختگی کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ سکھوں کا ہندوؤں سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک جداگانہ حیثیت رکھنے والی مستقل قوم ہے۔ اور اس عقیدہ کی وجہ سے ہندو لیڈر اکالی پارٹی کے مخالف ہیں۔ مگر اکالیوں کے ساتھ ان کی برملا مخالفت کا آغاز اس وقت ہوا جب اکالیوں نے ہندوؤں سے مشورہ کئے بغیر سر جوگندر سنگھ کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنوا دیا۔ اور اس کے بعد سردار بلدیو سنگھ صاحب کو اجازت دے دی۔ کہ وہ پنجاب کی منسٹری میں سکھوں کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہو جائیں۔ اس سے قبل ہندوؤں کو یہ امید تھی۔ کہ وہ اپنی سیاسی اور اقتصادی چالوں سے اکالیوں کو بھی ہندو سیاست کا تابع رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن ان واقعات سے ناراض ہو کر انہوں نے اکالیوں کو نیچا دکھانے کا تہیہ کیا۔ اور پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ اکالیوں کے مخالف عناصر کو منظم کرنے کا کام شروع کر دیا۔ بھینی صاحب اور لائل پور وغیرہ میں اس طرح برملا مخالفت کو دیکھ کر اکالیوں نے بھی اس خطرہ کی اہمیت کو معلوم ہوتا ہے۔ پوری طرح محسوس کیا۔ اور اس کے ازالہ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس کی چنانچہ لائل پور کانفرنس کے تھوڑا ہی عرصہ ہوا سکھوں کی نمائندہ مجلس یعنی شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے آٹھ گھنٹے کے غور و خوض کے بعد ایک قرارداد پاس کی جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ سکھ ہرگز ہندو نہیں ہیں اور کوئی سکھ جو اس قسم کے خیال کا اظہار کرتا ہے۔ وہ ہرگز سکھوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ لائل پور کانفرنس میں شریک ہونے والے سکھوں کی بھی اس قرارداد میں مذمت کی گئی ہے۔ خطبۂ استقبالیہ میں سکھ بننے والے ہندوؤں کو جو مرتد کہا گیا تھا۔ اسے سکھوں کی توہین قرار دیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اب اس قرارداد پر ہندو اخبارات برافروختہ ہو رہے اور اکالی لیڈروں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ "پرتاپ" نے اس پر لکھا ہے "ان بزرگوں کو کون سمجھائے کہ دھرم گوردستوں سے بنا۔ اور یہ لاہیں کرنے سے سکھ ہندو نہیں ہیں۔ تو اس کے اعلان کی ضرورت نہیں۔ دنیا پر خود بخود یہ حقیقت روشن ہو جائے گی۔ اور اگر سکھ ہندو نہیں۔ تو اکالیوں کو کیوں شکایت ہو۔ اگر کوئی ہندو یہ کہے۔ کہ ہندوؤں کو سکھ بننے سے بچاؤ"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر جیسا کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے سکھ ہندو ہی ہیں۔ تو پھر اگر کوئی ہندو سکھ ازم کو اختیار کر لیتا ہے تو ہندوؤں کو اس پر واویلا مچانے اور پروٹسٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اکالی تو اپنے آپکو ہندو نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ تو اگر کسی ہندو کے یہ کہنے پر کہ ہندوؤں کو سکھ بننے سے بچاؤ اعتراض کرتے ہیں۔ تو وہ ایسا کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ لیکن ہندو جب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ سکھ ہندو ہی ہیں۔ تو پھر وہ سکھ ہونے والے ہندوؤں کو راہ تیت اور مرتد وغیرہ کہنے کا کیا حق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی آمد اور صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۳ ہجرت ۱۳۲۲ھ آج پونے بارہ بجے بفضلہ تعالیٰ حضور مع خدام دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو گلے اور جگر کی تکلیف بدستور ہے۔ گلے کی تکلیف کیوجہ سے آواز بھی بیٹھ گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں

تحریک جدید میں آپ اضافہ کرسکتے ہیں

تحریک جدید کے سیکرٹری مال اور افراد کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجاہدین تحریک جدید کی یہ سرگرم کوشش ہے۔ کہ ان کا سال نہم کا چندہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل ہو جانے بلکہ وہ احباب جن کا وعدہ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر یا اس کے بھی بعد کا ہے۔ وہ بھی اسی جد و جہد میں ہیں۔ زمیندار احباب کی فصل گو ماہ جون میں ہی ساری نکلتی ہے۔ مگر مئی میں بھی کافی حصہ نکل آتا ہے۔ اس لئے زمینداروں کو بھی ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زمیندار۔ شہری۔ ملازم۔ تاجر پیشہ یا صنعت و حرفت پیشہ جو احباب تحریک جدید میں شامل ہیں۔ انہیں یہ حق ہے۔ کہ وہ اپنے چندے میں اضافہ کرلیں۔ اور چونکہ ان کے مالوں میں اللہ تعالیٰ نے ترقی بخشی ہے۔ اس لئے وہ بطور شکرانہ اضافہ کرسکتے ہیں۔ اور بعض کر رہے ہیں۔ چنانچہ چودہری نور الدین صاحب ڈلیوار چک ۱۱۶ ب نے خطبہ سال نہم سننے سے پہلے ۱۰۷ روپے ادا کئے تھے۔ خطبہ پڑھنے سے ۱۲۵ روپے پھر دوسرا خطبہ جو تاجروں اور زمینداروں کے بارے میں تھا پڑھنے پر ایک سو روپیہ کا اضافہ کرکے کل ۲۳۲ سالِ نہم کا وعدہ کیا۔ بلکہ اسے ۳۱ مئی سے قبل سالم ادا بھی کردیا جزاہ اللہ احسن الجزاء

ملک محمد شفیع شرف الدین صاحب ٹھیکیدار بالوی حال جھگڑیاں تحریک جدید میں شامل نہ تھے۔ انہیں ملک حسن محمد صاحب ٹھیکیدار بالوی نے اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت بتلائی اور ان کو پُر زور تحریک کی۔ تو انہوں نے سال نہم میں ۳۲۰ روپیہ ادا کرنے کے علاوہ سال اول تا سال ہشتم ۵۰ سے شروع کرکے ۱۰ روپے سالانہ اضافہ کے ساتھ ۶۸۰ روپے ادا کئے۔ اس طرح کل ایک ہزار روپیہ ان کی طرف سے نو سال کا داخل ہو چکا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

جن کا چندہ گذشتہ کسی سال کا باقی ہے یا کوئی سال خالی ہے۔ وہ اب ادا کرکے اپنے نو سال پورے کرسکتے ہیں۔ تحریک جدید کے مجاہدوں کو سال نہم کا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی پوری جد و جہد کرنی چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مولوی فاضل اچھے علم والے مبلغ کی ضرورت ہے جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا عالم اس قدر ہو کہ سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جاسکے۔ اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جاسکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

موضع ہٹی میں مبلغ کی ضرورت

جماعت احمدیہ ہٹی کے لئے ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو دیوانہ وار تبلیغ کرے۔ تنخواہ چالیس روپے اور رہائشی مکان بمع اہل و عیال کے لئے دیا جائے گا۔ پہلے ایک ماہ دہلی رہنا ہوگا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گلوہ میں میجک لینٹرن سے لیکچر

گلوہ کا گاؤں ایک بڑے شہر تھانہ کے متصل ہے جو بمبئی سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں صرف عزیز شیر علی سیٹھ احمدی ہیں۔ جو قبلہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کے داماد ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ ان کی خواہش پر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کو سکندرآباد سے بلایا گیا اور گلوہ میں ۵ اور ۶ مئی ۱۹۴۳ء کو دو لیکچر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بذریعہ میجک لینٹرن ہوئے۔ جناب ماسٹر صاحب نے ایسے اچھے پیرایہ میں حضرت اقدس کو پیش کیا۔ کہ حاضرین کو کسی اعتراض کی گنجائش نہ رہی۔ بلکہ بہت خوش ہوئے۔ اور احمدیت کے متعلق ان لوگوں میں جو غلط فہمیاں تھیں خدا کے فضل سے دور ہوگئیں۔

گاؤں کے تمام معزز اصحاب حاضر تھے۔ اور پوری دلچسپی سے لیکچر سنتے رہے نیز گاؤں کی اکثر مستورات بھی شامل تھیں۔ شیر علی سیٹھ کی طرف سے حاضرین کے لئے شربت کا انتظام تھا۔

خاکسار۔ علی محمد بی اے منیجر سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب

درخواست ہائے دعا

(۱) حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کا بچہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۲) اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد طفیل صاحب ونجواں تپ محرقہ میں مبتلا ہیں (۳) چودہری آفتاب احمد صاحب کے دادا چودھری غلام حسین صاحب قادرآباد ضلع سیالکوٹ کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ (۴) اہلیہ صاحبہ چودھری نواب دین صاحب دھنی دیو بیمار ہیں (۵) خواجہ عبد الحی صاحب دوکاندار دار الرحمت قادیان کی والدہ صاحبہ و ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں (۶) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی قادیان اسہال کے باعث بیمار ہیں (۷) مرزا احمد حسین صاحب جہلی پور بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ (۸) خالد سیف اللہ خان صاحب قادیان کا ماموں زاد بھائی ایک عرصہ سے بیمار ہے (۹) شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل قادیان کا سول ہسپتال امرتسر میں اپریشن ہو گیا ہے۔ اور وہ سخت تکلیف میں ہیں (۱۰) احمد اللہ خان صاحب کوئٹہ کو بعض مشکلات درپیش ہیں (۱۱) عبد القادر صاحب گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۱۲) شیخ کرم الٰہی خان صاحب وزیرآباد کی لڑکی ایک ماہ سے بیمار ہے (۱۳) بشیر احمد صاحب بھاٹیا کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۱۴) محمد امیر صاحب کا بھائی ظہور احمد جنگ میں شریک ہے اور وہ خود بھی کئی مشکلات میں مبتلا ہیں (۱۵) اہلیہ صاحبہ حافظ بشیر الحق صاحب شمس امرتسر کی حالت تشویشناک ہے (۱۶) حاجی غلام احمد صاحب کریام اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۱۷) نور محمد صاحب سکنہ ہیرم ضلع ہوشیارپور اپنے گاؤں میں جماعت کی ترقی اور اہل و عیال کی خیر و عافیت کے لئے ملتجی دعا ہیں۔ احباب سب کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۳ء یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس حال مہاجر قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱)

میں جب پہلی دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے گیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس وقت ریش مبارک کو مہندی لگا کے چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ تو حضور نے مجھے کھینچ کر اپنے پاس چارپائی پر بٹھا لیا۔ میں نے بہتیرا کہا۔ کہ حضور میں نیچے بیٹھتا ہوں۔ جہاں مفتی صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔

(۲)

اس کے بعد مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کے والد یا کوئی اور رشتہ داروں میں سے بھی احمدی ہے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا حضور وہ تو آپ کے سخت مخالف ہیں۔ خاص کر میرے والد تو آپ کے سخت مخالف ہیں۔ اس سے تھوڑا عرصہ پہلے حقیقۃ الوحی چھپی تھی۔ اور اس وقت ایک نسخہ حضور علیہ السلام کی چارپائی پر پڑا ہوا تھا۔ حضور علیہ السلام نے اسے ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ کہ:-

"آپ یہ کتاب لے جائیں۔ اور اپنے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دیں۔ ہم نے اس کتاب میں ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس یہ کتاب پہونچے۔ قسمیں ڈالی ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کو شروع سے لے کر آخر تک ایک بار سچے دل سے پڑھے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جو ایک دفعہ اس کو شروع سے آخر تک پڑھ لے گا۔ وہ ضرور ہمیں مان لے گا۔"

میں نے عرض کیا۔ کہ حضور وہ تو آپ کی کتابوں کو ہاتھ لگانا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ فرمانے لگے "آپ ان سے کہیں۔ کہ ہماری کتاب کو ہاتھ لگانا گناہ ہوتا۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہمارے اتنے بڑے سخت مخالف ہیں اگر ہماری کتابوں کو نہ پڑھیں۔ تو ہم پر وہ اعتراض کس طرح کر سکتے ہیں۔" پھر فرمایا۔ آپ اُن سے کہیں۔ کہ میں آپ کا فرزند ہوں۔ اور آپ کے خیال میں مجھے ایک روحانی بیماری ہو گئی ہے۔ اگر مجھے کوئی جسمانی بیماری ہو جاتی۔ تو آپ میرے علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس جاتے۔ روپیہ خرچ کرتے۔ اور اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتے۔ کہ کسی طرح مجھے شفا ہو جائے۔ اسی طرح آپ کا فرض ہے کہ آپ میری اس روحانی بیماری کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ جس کا سہل علاج یہ ہے۔ کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی کتابیں خود پڑھیں۔ پھر جسمانی بیماری کا تعلق تو صرف مجھ تک ہی محدود رہتا۔ مگر اس حالت میں اگر میں حقیقتاً روحانی بیمار ہوں۔ تو میری اولاد اور ان کی اولاد اور قیامت تک لاکھوں انسان جو میری نسل سے پیدا ہوں گے۔ آپ کے خیال کے مطابق دوزخ میں جائیں گے۔ اس لئے آپ ان سب کو بچانے کے لئے مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں۔ پھر فرمایا میں نے یہ کتاب بطور نذر برات ہند کے لکھی ہے جس طرح اس میں دفعات کے نمبر ہیں۔ میں نے بھی اس میں نشانات کے نمبر لگا دیئے ہیں۔

(۳)

پھر مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کتنی رخصت لے کر آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ ایک مہینہ کی۔ فرمایا "اس مہینہ میں سے ہمارے حصہ میں کتنے دن آئے ہیں؟" حضور علیہ السلام کے محبت بھرے یہ الفاظ جب مجھے یاد آتے ہیں۔ تو مجھ پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ ہمارا دل تو چاہتا ہے۔ کہ آپ اور چھٹی لے لیں۔ اور یہاں ہمارے پاس کچھ عرصہ ٹھہریں۔ اس کے بعد میری ملازمت کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ کیا تنخواہ ملتی ہے کیا کام کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی دریافت فرمائیں۔ گویا حضور میرے حالات سے پورے طور پر واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

الغرض میں وہ کتاب (حقیقۃ الوحی) لے کر گیا اور اپنے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی۔ وہ کہنے لگے۔ کہ میں تو اس گندی کتاب کو (معاذ اللہ) ہاتھ لگانا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔ جس پر میں نے حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق وہ سب کچھ عرض کر دیا۔ آخر میرے والد صاحب نے کتاب لے کر چند اوراق ادھر اُدھر سے پڑھے۔ پھر وہ کتاب ہمارے گاؤں کے ایک نوجوان مولوی کو جسے ایک اور مولوی بلا زمرہ دکھ کر پڑھوانا تھا۔ پڑھنے کو دی۔ اس بد قسمت نوجوان مولوی نے کتاب کو پڑھ کر والد صاحب سے کہا کہ یہ کتاب تو ایسی ہے۔ جیسا کہ حلوہ میں زہر۔ خدا کی شان کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُسے اسی رنگ میں زہر پلا دیا۔ یعنی ایک زہریلے سانپ نے اُسے مسجد میں کاٹا اور وہ دوسرے دن راہی ملک عدم ہو گیا۔

(۴)

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہشتی مقبرہ کی طرف سے ہوتے ہوئے جنگل کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ میں بھی حضور کے ہمراہ تھا۔ حضور تیز قدم چلتے تھے۔ اور میں حضور کے قدم کے نشان پر قدم رکھتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ اور دل میں یہی تمنا تھی۔ کہ الٰہی مجھے حضور کے قدم بقدم چلنے کی توفیق دے۔

(۵)

راستہ میں چلتے چلتے حضور علیہ السلام نے میاں سراج الدین صاحب مرحوم سے کہا۔ کہ اب عبد الحق کا کیا حال ہے یہ عبد الحق الٰہی بخش مصنف عصائے موسیٰ کا دوست تھا۔ میاں سراج الدین صاحب نے کہا۔ کہ حضور اب تو وہ جب گزرتا ہے۔ تو آنکھیں نیچی کر کے گزرتا ہے۔ یہ وہی الٰہی بخش ہے جس نے عصائے موسیٰ کتاب لکھی۔ اور دعوے کیا تھا کہ میں موسیٰ ہوں۔ اور (نعوذ باللہ) مرزا صاحب فرعون ہیں جس پر حضور کو اس کے متعلق الہام ہوا تھا۔ اور انجام کار وہ طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ یہ عبد الحق اس کا دوست تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے اسی وجہ سے اس کا حال دریافت فرمایا تھا۔

(۶)

اسی دن سیر کے دوران میں یہ بھی فرمایا کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تو ایک تلوار تھی۔ جو آریوں پر چل گئی۔ ادھر کتاب پریس میں ہی گئی تھی۔ کہ آریہ دھڑا دھڑ گرفتار ہونے شروع ہو گئے کہیں راولپنڈی میں گرفتار ہوئے۔ تو کہیں لاہور میں۔ لاجپت رائے (امرتسر میں یا سرحب) اجیت سنگھ پکڑے گئے۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر حیران ہوتا ہوں۔

(۷)

حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ سے دوائی کاڈ لیور آئیل کے متعلق ذکر آنے پر فرمایا۔ کہ دوائی تو اچھی ہے۔ مگر اس سے عفونت آتی ہے۔ اس لئے میں تو اس سے بہتر روغن بادام کو سمجھتا ہوں۔ اور پھر روغن بادام کے نیچے لگائے گئے کو خیال کرتا ہوں۔

(۸)

جب میں پہلی دفعہ حضور کے پاس آیا۔ تو امرتسر سے خاص طور پر تلاش کر کے بڑے بڑے آم جہاں جہاں سے مجھے مل سکے۔ تحفۃً لایا تھا جب میں اپنے کام پر واپس گیا۔ تو میری بیوی اُن دنوں حاملہ تھی۔ اور چونکہ میں ایک ایسے مقام پر تھا۔ جہاں کسی اچھی دایہ کا ملنا مشکل تھا اس لئے میری بیوی کو خیال پیدا ہوا۔ کہ وضع حمل کے وقت خدا جانے مجھے کیسی تکلیف کا سامنا ہو۔ اس لئے اُس نے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے ایک خط لکھا جس میں اس نے مفصل حال لکھا۔ اس کے بعد اُسے خیال پیدا ہوا۔ کہ چونکہ حضور خطوط کے جواب ہمیشہ مفتی محمد صادق صاحب سے لکھواتے ہیں۔ اس لئے شاید میرا یہ خط بھی حضور علیہ السلام جواب کے لئے مفتی صاحب کو دیدیں۔ عورتیں چونکہ اپنے اس قسم کے حالات ظاہر کرنے سے شرم محسوس کرتی ہیں۔ اس لئے اُس نے چاہا کہ حضور کو یہ بھی لکھ دوں۔ کہ اس خط کا جواب حضور خود ہی تحریر فرمائیں۔ اور کسی دوسرے کو یہ خط نہ دکھائیں۔ مگر بعد میں اُسے خیال ہوا کہ نبی کو ایسا لکھنا بے ادبی میں داخل ہو گا۔ کیونکہ اس میں ایک حکم کا رنگ پایا جاتا ہے۔ بایں خیال اُس نے یہ بات نہ لکھی۔ جب میری اہلیہ کا خط حضور کی خدمت میں پہنچا۔ تو حضور علیہ السلام نے حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا سے دریافت فرمایا کہ اس طرح ایک عورت کا خط آیا ہے جس کا نام حاکم بی بی ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ وہ کب یہاں آئے تھے۔ اگر آپ کو یاد ہو۔ تو بتائیں؟ حضرت ام المومنین نے عرض کیا۔ کہ وہ جو بڑے آموں کا ٹوکرا لائے تھے۔ تب حضور کو یاد آ گیا اور حضور نے بیت الدعا میں جا کر میری بیوی کے لئے دعا فرمائی اور بعد ازاں خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ:-

"میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح آسانی دے گا۔" نیز نصیحت فرمائی۔ کہ "آپ اپنے لئے اپنے بچے کے لئے اپنے خاوند کے لئے اپنے ماں باپ کے لئے اپنے بھائی بہنوں کے لئے عزیز رشتہ داروں کے لئے نماز کے سجدوں میں اپنی زبان میں بہت دعائیں کیا کریں۔" اور خط کے آخر میں لکھا۔ "یہ خط میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ کسی سے نہیں لکھوایا۔" گویا دوسرے رنگ میں میری بیوی کی جو خواہش تھی۔ وہ بھی پوری ہو گئی اور اس کا جواب بھی آ گیا۔ حمل کی حالت میں میری بیوی نے ایک خواب دیکھا جس میں غیر معمولی طور پر بڑے بڑے سیب آتا اور اسی قسم کے پھل تھے دیکھے۔ جب حضور کی خدمت میں اس خواب کی تعبیر کے لئے لکھا۔ تو حضور نے یہ تعبیر فرمائی۔ کہ "یہ نیک اولاد کی بشارت ہے۔" حضور کی

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے اوہام کا ازالہ

(۱)

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری آجکل غیر مبایعین کی تقلید میں لفظی ہیر پھیر اور ایچا پیچیوں سے کام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریرات کی بزعم خود تردید پر کمربستہ ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حقیقۃ النبوۃ صـ۱۲۲ و صـ۱۲۳ پر رقم فرمایا ہے:۔

"نبی کی وہ تعریف جس کے رو سے آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو کہ نئی شریعت لائے۔ یا پچھلی شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرے۔ یا یہ کہ اس نے بلاواسطہ نبوت پائی ہو۔ اور کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو اور یہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی۔ . . . . لیکن بعد میں آپ نے معلوم کیا۔ کہ نبی کے لئے شرط نہیں۔ کہ وہ ضرور شریعت جدیدہ لائے۔ یا بعض پچھلے حکم منسوخ کرے۔ یا بلاواسطہ نبوت پائے۔ بلکہ اس کے لئے اور شرائط ہیں۔ جو آپ میں دعوئے مسیحیت کے وقت سے پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ نے اپنے آپکو نبی کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کے بعد کبھی اپنے نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ اگر کیا تو صرف اس بات سے کہ میں کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں۔ اور نہ ایسا نبی ہوں۔ کہ میں نے بلاواسطہ نبوت پائی ہے۔"

اس تحریر میں جو یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبی کی پہلی بیان کردہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی۔ مصری صاحب نے ۳۰ مارچ ۱۹۴۳ء کے پیغام صلح میں اس کی تردید میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ "حضور کے نزدیک غیر احمدی علماء کا نہ تو یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی کے لئے براہ راست نبوت کا پانا ضروری ہے، اور نہ ہی یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری ہے؟"

مصری صاحب نے اس ساری بحث میں صرف دو حوالے پیش کئے ہیں۔ ایک تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہے۔ جس میں وہ صرف یہ بیان کرتے ہیں۔

"بعض نبی شریعت لے کر آتے ہیں۔ اور بعض پہلی شریعت کے تابع آئے۔" (بیان مولوی ثناء اللہ صاحب بمقدمہ مولوی کرم دین) مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی تعریف کے بھی عین مطابق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الحکم ۱۸۹۸ء کے مکتوب میں جو تعریف نبوت لکھی ہے۔ اس میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ نبی شریعت بھی لاتے ہیں۔ اور پہلی شریعت کے تابع بھی آتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا یہ لکھنا۔ کہ نبی یا کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا براہ راست خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں اس امر پر دال ہے۔ کہ بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنے والے انبیاء یا براہ راست خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے بالضرور کسی دوسرے نبی کی شریعت کے تابع ہوتے تھے۔ کیونکہ ان کی کوئی الگ کامل شریعت نہ ہوتی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے بیان میں یہ نہیں کہا کہ وہ ایسے انبیاء کے بھی قائل ہیں جنہوں نے براہ راست نہیں۔ بلکہ کسی دوسرے نبی کی پیروی و اطاعت سے بالواسطہ مقام نبوت حاصل کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس وقت زندہ موجود ہیں۔ وہ اس بات کو خود واضح کرسکتے ہیں۔ کہ جو نبی ان کے نزدیک پہلی شریعت کے تابع تھے۔ کیا وہ انہیں براہ راست نبی مانتے ہیں۔ یا کسی دوسرے نبی کے واسطہ اور فیضان سے مقام نبوت پانے والے نبی تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم محض تابع کے لفظ سے ان کے بالواسطہ نبی ہونے کا نتیجہ قطعی طور پر اخذ نہیں کرسکتے۔ ہمارے نزدیک تو تابع نبی اور امتی نبی یا بالفاظ دیگر بالواسطہ نبی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر تابع نبی بالواسطہ نبی نہیں ہوتا۔ ہاں ہر شخص جو بالواسطہ نبی ہو اس کا تابع نبی ہونا ضروری ہے۔ بہرحال مولوی ثناء اللہ صاحب کا حوالہ مصری صاحب کا مفہوم ثابت کرنے میں قطعی نہیں۔ لیکن اگر اسے مصری صاحب کے مفہوم میں بھی لے لیا جائے تب بھی یہ ایک شخص کی رائے ہے نہ عام مسلمانوں کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اصل زیر بحث عقیدہ کو عام مسلمانوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ نہ کہ بعض مسلمانوں کی طرف۔

دوسرا حوالہ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب چشمہ مسیحی سے صـ۴۲ و صـ۴۳ سے پیش کیا ہے جو یہ ہے۔ "مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو . . . . . اقرار رکھتے ہیں کہ موسےٰ زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اس کی پیروی تیس برس کرکے اور توریت کے احکام بجالا کر اور موسےٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کرسکی۔"

مصری صاحب اس حوالہ سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ "اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ موسےٰ نبی کی پیروی اور انہی کی شریعت کے اتباع سے صدہا نبی نبوت کے انعام سے مشرف ہوئے۔ اور حضرت عیسےٰ بھی انہی نبیوں میں سے ہیں۔ جنکو نبوت حضرت موسےٰ کی پیروی سے ملی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے نزدیک غیر احمدی علماء کا نہ تو یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی کے لئے براہ راست نبوت کا پانا ضروری ہے۔ اور نہ ہی یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری ہے۔" (پیغام صلح ۳ مارچ صـ۳)

اب اگر مصری صاحب کے اس خیال کو صحیح سمجھ لیا جائے کہ غیر احمدی علماء بقول ان کے نبی کے لئے براہ راست نبوت پانا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ تو پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے رو سے یہ عقیدہ بعض نادان اور بدقسمت لوگوں کا ہوگا۔ نہ یہ کہ عام طور پر یہ مسلمانوں کا عقیدہ تھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پہلی تعریف نبوت کو عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرار دیا ہے۔ نہ کہ بعض مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق پس مصری صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تردید میں یہ حوالہ بھی کام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ عوام کے مقابل خاص لوگوں کا عقیدہ پیش کرکے انہیں اس کے عام مسلمانوں کا عقیدہ قرار دینے کا حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو یہ محض سینہ زوری ہے۔ ہاں یہ حوالہ مصری صاحب کے اصل مقصد کے خلاف ضرور جاتا ہے۔ مصری صاحب کا اصل مقصد جس کے لئے انہوں نے یہ ضمنی بحث اٹھائی ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کریں۔ مگر چشمہ مسیحی کی عبارت کا جو مفہوم انہوں نے بیان کیا ہے اس کے پیش نظر تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح پکا سچا نبی تسلیم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ چشمہ مسیحی کی عبارت کا جو نتیجہ انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کی روشنی میں اس عبارت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ وہ مسلمان بڑے بدقسمت اور نادان ہیں۔ جو صدہا انبیاء اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کو تو موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کے واسطہ سے قرار دیتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی پیروی کسی کو کوئی روحانی مقام عطا نہیں کرسکی۔ یعنی ان کی پیروی سے اس طرح کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیروی سے صدہا نبیوں اور خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے مقام نبوت حاصل کیا۔ اس عبارت میں کوئی روحانی مقام سے اشارہ مقام نبوت کی طرف ہی ہے۔ چنانچہ چشمہ مسیحی صـ۴۳ پر یہی مضمون بیان فرماتے ہوئے خود حضرت اقدس نے ان لوگوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مرتبہ نبوت مل سکنے کا انکار ہی ذکر فرمایا ہے۔ نہ مرتبہ ولایت و محدثیت کا۔ پس چشمہ مسیحی کی یہ عبارت صاف ظاہر کر رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ عقیدہ منوانا چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے آپ کا ایک امتی مقام نبوت حاصل کرسکتا ہے۔ اور نفس نبوت کے لحاظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیطرح مقام نبوت پا سکتا ہے۔ نہ کہ محض ولایت اور محدثیت کا مقام۔

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی عقیدہ ہوتا۔ کہ آپ انبیاء کے زمرہ میں داخل نہیں۔ بلکہ محض اولیاء اور محدثین کے زمرہ میں ہی داخل ہیں۔ تو پھر آپ کو چشمہ مسیحی میں یہ بحث اٹھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اب مصری صاحب کے سامنے میں بھی انہیں کا پیشکردہ حوالہ پیش کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ الرجوع الی الحق خیر من التمادی فی الباطل پر عمل کرتے ہوئے اپنی غلطی کی اصلاح کرلیں:۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع گجرات۔ مولوی چراغدین صاحب مبلغ ۷ اپریل تا ۱۷ اپریل کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار اور مولوی عبدالغفور صاحب نے آٹھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ علاوہ انفرادی تبلیغ اور جماعتوں کی تربیت کے چھ پبلک لیکچر ہوئے۔ سامعین میں غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی شامل ہوتے رہے۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر احمدیت کے دلائل کا اچھا اثر ہوا۔

ضلع جھنگ۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور خاکسار ۱۲ اپریل کو لالیاں پہنچے۔ اور وہاں دو دن قیام کیا۔ مولوی راجیکی صاحب نے دو تقریریں کیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو روشن دلائل سے پیش کیا۔ علاوہ ازیں میں نے اور مولوی صاحب موصوف نے وہاں کے بعض معززین کو انفرادی تبلیغ کی۔ اسکے بعد تین دن شہر چنیوٹ میں قیام رہا۔ اور وہاں مسجد احمدیہ میں دو دن جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے اسلام کی فضیلت بمقابلہ دیگر مذاہب اور خصوصیات اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور اسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ میں نے دو تقریریں "خلافت راشدہ کا ثبوت شیعہ کتب سے" اور "اسلام کا نظام" کے موضوع پر کیں۔

۱۹ اپریل کو شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ کے ساتھ جھنگ پہنچا۔ اور ۱۹ کو جھنگ میں ہم نے دو تقریریں کیں۔ جن میں صداقت مسیح موعود اور ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ مورخہ ۲۰ اپریل کو گھمبانہ میں جلسہ کیا گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں خلافت راشدہ کا ثبوت شیعہ کتب سے پیش کیا۔ اور آخر میں حضرت اقدس علیہ السلام کے مہدی معہود ہونیکے ثبوت میں شیعہ کتب کے حوالجات پیش کئے۔

مولوی عبدالقادر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ختم نبوت وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

صوبہ سرحد۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ لکھتے ہیں۔ خاکسار نے ۱۵ اپریل سے ۳۰ اپریل تک چھ مقامات کا دورہ کیا۔ دو پبلک لیکچر دئیے۔ پچاس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ خدا کے فضل سے ایک آدمی نے بیعت کی۔

کراچی۔ مولوی محمد یار صاحب عارف ۲۳ سے ۳۰ اپریل تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ خاکسار نے تین لیکچر دئے۔ بذریعہ ملاقات گیارہ اشخاص کو تبلیغ کی۔ آٹھ درس دئے اور دو دفعہ تربیتی مجلس قائم کر کے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

سرینگر۔ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خاکسار نے ۲۲ سے ۳۰ اپریل تک بیس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ دو خطبات جمعہ دئے۔ علاوہ تبلیغی اشتہار و ٹریکٹ تقسیم کرنے کے تربیت کا کام بھی کرتا رہا۔

ہیز م ضلع ہوشیارپور۔ مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل لکھتے ہیں۔ کہ ۹ مئی کی شب کو خاکسار نے نماز و احکام اسلام کی پابندی کی تلقین کے علاوہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر تقریر کی۔ ایک ملاں نے دوران تقریر میں اعتراضات شروع کر دئے جس کے اس رویہ کو مقامی لوگوں نے یہانتک اسکے باپ نے بھی بہت برا منایا۔ بعض نے علانیہ کہا کہ گو ہم احمدی نہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ انکے مقابل حضرت مسیح علیہ السلام کو ۱۹۰۰ سال سے الاٰن کما کان کا مصداق اور زندہ آسمان پر مانا جائے۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے وفات مسیح و ختم نبوت اور ترک رسوم بد پر پر اثر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ ۱۰ مئی کو غیر احمدیوں کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج دیدیا گیا۔ اور ۲ جون کو وفات مسیح و ختم نبوت پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ دن بھر خاکسار نے انفرادی طور پر لوگوں کو اختلافی مسائل سے آگاہ کیا اور رات کو صداقت حضرت

ایک دیہاتی مدرس کا قابل تقلید کام!

خاکسار ۱۹۳۵ء سے مدرسہ احمدیہ تلونڈی جھنگلاں میں کام کر رہا ہے۔ اپنے فرائض منصبی کے علاوہ گاؤں کی بہتری و بہبودی کے لئے دیہات سدھار کا کام بھی سرانجام دے رہا ہوں۔ امسال جو کام سرانجام دئے گئے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) ویٹرنری فسٹ ایڈ دوائی خانہ جاری کیا گیا جسکو ادویات سرکاری ملتی رہیں۔

(۲) جانوروں میں موسم برسات کے بعد وبا پھیلنے پر گاؤں کے تمام جانوروں کو ٹیکہ کروایا گیا۔ جس سے جانوروں کی قیمتی جانیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہیں۔

(۳) موسمی بخار کے علاج کیلئے ۲۰۰ گولی کونین لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے غریبوں میں تقسیم کی گئی۔

(۴) خاکسار اپنے خرچ پر بیمار آنکھوں میں دوائی ڈالتا رہا۔

(۵) محکمہ زراعت کی مدد سے ترقی زراعت کیلئے ممبران انجمن ترقی زراعت کو مفید مشورے دئے گئے۔ (۶) عورتوں میں ماہوار اجلاس کر کے ان میں تربیت اطفال و حفظان صحت اور تعلیم پر تقاریر کی گئیں۔ دیہات سدھار پر خود بعض دفعہ طلبا سکول کے جلوس نکالے جاتے رہے۔

(۷) مجلس تحکیم کے ذریعہ کئی بڑے بڑے خطرناک جھگڑوں کا تصفیہ کرایا جاتا رہا۔

(۸) قبرستان جو کہ اسوقت نہایت خستہ حالت میں ہے اسکے لئے نئی زمین خریدنے کی تحریک کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں مبلغ -/۲۰۰ روپے کی زمین لوگوں سے چندہ اکٹھا کر کے خریدی گئی۔

(۹) مقدمہ بازی کے خلاف نظموں اور تقاریر کے ذریعہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ خاکسار محمد عثمان از مدرسہ احمدیہ تلونڈی جھنگلاں

ضرورت رشتہ

ضلع لائلپور کے ایک شریف اور معزز احمدی قوم جٹ کو جو اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ اور ضلع لائلپور میں نہری اور ضلع سیالکوٹ میں چاہی اراضی کے مالک ہیں اپنے لڑکے کے لئے کسی شریف زمیندار گھرانے میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا خوش شکل۔ نوجوان۔ عمدہ صحت اور میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پتہ۔ معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۱ مئی۔ کی بو تھیڈانگ کو خالی کر کے ہماری فوجیں ترتیب سے پیچھے ہٹ گئیں۔ اور انہوں نے مونگڈاؤ سے بو تھیڈانگ جانے والی سڑک کے شمال میں نئے مورچے سنبھال لئے۔ ان ذخیروں کو جنہیں بو تھیڈانگ سے نہیں نکالا جا رہا تھا۔ آگ لگا کر یا دوسرے طریقہ سے تباہ کر دیا گیا۔ اور ان لاریوں کو جنہیں سڑک کٹ جانے کی وجہ سے نہیں نکالا جا سکتا تھا۔ ناکارہ بنا دیا گیا۔ جاپانیوں کے قبضہ کرنے کے لئے صرف شہر ہی ہوگا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ گورنگ روم پہنچ گیا ہے۔ روم میں پہنچنے کے فوراً بعد اُس نے مسولینی سے طویل ملاقات کی۔ جس کے بعد وہ بذریعہ ہوائی جہاز نیپلز پہنچ گیا۔ جہاں اس نے اٹلی میں مقیم جرمن فوجوں کے کمانڈروں سے کانفرنس کی۔ مسولینی سے گورنگ کی ملاقات کے بعد اطالوی گورنمنٹ کا خفیہ اجلاس ہوا۔

میڈرڈ ۱۱ مئی۔ ٹاؤن ہال میں تقریر کرتے ہوئے جنرل فرانکو نے کہا کہ محض اس وجہ سے کہ فریقین جنگ کی صلح کی اپیلوں پر کان نہیں دھرتے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ موجودہ جنگ کا کوئی حل نہیں۔ ہم اس جنگ کے انتہائی مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جنرل فرانکو نے مختلف اقوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ صلح کریں چھ سال کی جنگ کے بعد صلح میں التوا کرنا حماقت ہے۔

سٹاکہوم ۱۱ مئی۔ پولینڈ میں جرمنی کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا۔ کہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ڈرائی میں پولینڈ میں ڈیڑھ لاکھ عیسائی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ پندرہ لاکھ پولش یہودی یا تو ہلاک کر دیئے گئے۔ یا وہ مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے مر گئے۔ ۲۰ لاکھ پولوں کو جرمن حکام جبری طور پر مزدور بھرتی کر کے لے گئے۔ ۳۰ لاکھ مزید پولوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا۔ اور دس لاکھ کو نظر بند کر دیا گیا۔ گویا ساڑھے تین کروڑ کی آبادی میں ۸۰ لاکھ سے زیادہ موت کا شکار ہوئے۔

لاہور ۱۱ مئی۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اطلاع دی ہے کہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ۸ مئی کو فیصلہ کیا کہ اس سال میٹرک کے نتیجہ کی کاپیاں پچھلے سالوں کی نسبت کم چھپوائی جائیں۔ یعنی ۵ سو کم۔ اور کاپی کی قیمت دو روپیہ ہو۔ گو ۱۹ مئی کو نتیجہ کا اعلان کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن امر مشکوک ہے کہ اس دن نتیجہ کا اعلان کرنا ممکن ہو سکے گا۔ اس سال نتیجہ کی پیشگی کاپیاں بھیجنا بھی ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے مشورہ دیا جاتا ہے کہ سکول اکٹھے ہو کر نتیجہ منگوائیں۔ اگر ۱۹ مئی کو نتیجہ شائع نہ ہو۔ تو دوسری تاریخ کا بعد میں اخباروں میں اعلان کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ سرویوں کی امدادی مہم کی چوتھی سالگرہ پر ہٹلر نے جرمن قوم کے نام ایک براڈ کاسٹ تقریر میں کہا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپ جنگ کے لئے بھاری قربانیاں کر رہے ہیں۔ لیکن آپ کی قربانیاں ان بہادر جنگ جو سپاہیوں کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ جو میدان جنگ میں جرمن قوم کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور جو مشرق میں دوبارہ سخت مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کے دل میں آپ کے لئے محبت ہی تو ہے۔ جو انہیں یہ سب کچھ کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ لہذا میں چوتھی بار پھر جرمن عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور اس طرح ان بہادروں کو داد دیں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ٹیونیشیا کی لڑائی کل رات ختم ہو گئی۔ دشمن کی فوجوں کے کمانڈر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گشتی دستوں نے اس ٹاپو نما کا چاروں طرف سے احاطہ کر لیا تھا۔ تاکہ وہ بچ کر نہ نکل سکے۔ انگریزی بیڑے نے بھی اتحادی افواج کا خوب ہاتھ بٹایا۔ اور آخر دشمن کو اس علاقہ سے نکال دینے میں کامیاب ہو گیا۔ لڑائی ختم ہو جانے کا اعلان ہونے سے بیشتر ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو فرانسیسی ٹینک اور دستے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ برطانوی دستوں سے آملے ہیں۔ تمام جرمن اور اطالوی افواج نے بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ جنرل آئزن ہاور نے جنرل الیگزینڈر کو اس کامیابی پر مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اور اتحادی افواج کی کامیابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے۔ مالٹا کے گورنر نے بھی مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اور گرجوں میں گھنٹے بجا کر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ شاہ ایران نے بھی اس خوشی میں مسٹر چرچل کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ ایران کے وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے ٹیونیشیا میں اتحادی افواج کی موجودہ کامیابی ان کی اس آخری کامیابی کا ابتداء ہے جس پر تمام دُنیا کے امن کا انحصار ہے۔ واشنگٹن میں آج کل جو جنگی کونسل ہو رہی ہے۔ اس کامیابی سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اب دشمن کے خلاف اور بھی سخت تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ جنرل ویول بھی آجکل مسٹر چرچل کے ساتھ واشنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ سے انگلستان میں تھے۔ جہاں انہوں نے بادشاہ سلامت سے بھی ملاقات کی۔ مسٹر چرچل کے ساتھ اور بھی بہت سے فوجی اور سمندری افسر ہیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ گذشتہ ہفتہ اٹلانٹک میں اتحادی جہازوں کے ایک قافلے سے دشمن کی آبدوزوں کی مڈبھیڑ ہو گئی تھی۔ اب سمندری وزارت کے ایک اعلان میں اس لڑائی کا پورا حال بیان کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں درج ہے کہ انگریزی بیڑے اور کینیڈا کے جنگی جہازوں کا ایک قافلہ جا رہا تھا کہ دشمن کی آٹھ آبدوزوں نے مل کر اس پر حملہ کر دیا۔ ہمارے جہازوں نے کامیابی سے ان کا مقابلہ کیا۔ یہ مقابلہ آٹھ دن تک جاری رہا۔ اس کے بعد ۳ دن تک ہمارے قافلہ کو طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ وہاں سے بچ نکلا تو دشمن کی اور آبدوزیں مقابلہ کے لئے آ گئیں۔ چونکہ موسم خراب تھا اس لئے ہوائی جہاز جنگی جہازوں کی پوری مدد نہ کر سکے۔ دشمن کی کئی آبدوزوں پر نشانے لگے اور وہ غرق ہو گئیں۔ آخر دشمن کی آبدوزیں مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑی ہوئیں۔ ان لڑائیوں میں دشمن کی چار آبدوزیں یقینی طور پر برباد ہو گئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چار یا چھ اور آبدوزیں بھی برباد ہو گئیں۔ ہمارے حفاظتی جہازوں کو کچھ نقصان پہنچا مگر پھر بھی وہ بندرگاہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

ماسکو ۱۲ مئی۔ روس کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے کل جرمنوں کے ریلوے جنکشنوں۔ ہوائی میدانوں اور گاڑیوں پر بڑے زور کے حملے کئے۔ بریانسک پر بھی دھواں دھار بم برسائے کوبان کے علاقہ میں نوورسسک کے شمال مشرق میں روسی توپیں لگاتار بم برساتی رہیں کل روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۳۸ جہاز برباد کر دئے۔ روسیوں کے صرف ۵ جہاز کام آئے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ نوورسسک کے آس پاس روسیوں کے تجربہ کار دستوں نے جرمن مورچوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے۔ اور وہاں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ ایک فرانسیسی کروزر نے ایک بڑے جرمن جہاز کو ڈبو دیا اور اس کے جہازیوں کو پکڑ لیا۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ کل تیسرے پہر برطانوی ہوائی جہازوں نے فرانس پر پھر چھاپہ مارا۔ اور پانچ ریلوے انجنوں کو برباد کر دیا۔

انقرہ ۱۱ مئی۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سراج اوغلو نے عرب نیوز ایجنسی انقرہ کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ اڈانا کانفرنس میں اتحادیوں کے اس اعلان سے ترکی کو بے حد اطمینان ہوا۔ کہ دنیا بھر کا فائدہ اس میں ہے۔ کہ ترکی مضبوط طور پر مسلح ہو اور برطانیہ اور امریکہ اس وقت انہیں جس قدر اسلحہ مہیا کر رہا ہے۔ ترکی اس سے مطمئن ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر